باب۔32

حج

☆ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا ۔

ترجمہ: اور ہم کو اعمالِ حج سکھا۔(سورۃ البقرہ: آیت128 کا حصّہ)

☆ وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّـــهِ ۔

ترجمہ: اور حج و عمرہ اللہ کے لیے پورا کرو۔(سورۃ البقرہ: آیت196 کا حصہ)

☆ فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَّقَامُ إِبْرَاهِيمَ وَمَن دَخَلَهُ كَانَ آمِنًاوَلِلَّـــهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ اللَّـــهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ ۔

ترجمہ: اس میں چند ظاہر نشانیاں ہیں (منجملہ ان کے) مقامِ ابراھیم ہے، اور جو اس میں داخل ہو، امن میں ہے۔ اور لوگوں پر خدا کی طرف سے حجِ بیت اللہ (فرض) ہے (کن پر؟) اس پر جو اس کی طرف راستہ کی استطاعت رکھتا ہو۔ اور جو اس سے انکار کرے پس بے شک اللہ ساری دنیا سے مستغنی ہے۔ (سورۃ ال عمران: آیت97)

☆ وَأَتِمُّوا الْحَجَّ ------------ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۔(سورۃ البقرہ؛ آیت196 تا203)

حج نام ہے احرام باندھ کر نویں ذی الحجہ کو عرفات میں ٹھہرنے اور دسویں ذی الحجہ کو کعبہ معظمہ کے طواف کا۔

- فرائضِ حج تین ہیں۔ (1) احرام باندھنا (2) عرفات میں ٹھہرنا (3) طوافِ زیارت
- واجباتِ حج پانچ ہیں۔ (1) مزدلفہ میں ٹھہرنا (2) رمی جمار یعنی کنکریاں مارنا (3) حلق یعنی سر منڈوانا یا تقصیر یعنی بال کترنا (4) سعی یعنی صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا اور (5) طوافِ وداع
- باقی تمام، آدابِ حج ہیں۔ ان کا کرنا بہتر ہے۔

- میقات، احرام باندھنے کا مقام ہے۔ میقات کے اندر کی زمین کو حَرَم اور باہر کی زمین کو حِل کہتے ہیں۔ پاکستان سے جانے والوں کے لیے میقات، یلملم کی پہاڑی ہے۔
- احرام کیا ہے۔۔؟ ایک تہہ بند باندھنا اور ایک چادر اوڑھنا، احرام ہے۔ عورت کے لیے نماز کا لباس ہی احرام ہے۔
- حرم پہنچ کر سب سے پہلے عمرہ کا ادا کرنا افضل ہے۔

❖ ارکانِ حج مندرجہ ذیل ہیں۔

(1) آٹھویں ذی الحجہ کو احرام کی حالت میں ظہر سے پہلے منیٰ روانہ ہو جائیں۔

(2) نویں ذی الحجہ کو فجر پڑھ کر منیٰ سے عرفات پہنچیں۔

(3) عرفات میں ظہر اور عصر کی نمازیں ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ ظہر کے وقت ادا کریں۔ اور سورج کے ڈوبنے تک عرفات میں رہیں۔

(4) آفتاب غروب ہو جائے تو مزدلفہ کے لیے روانہ ہو جائیں۔

(5) مزدلفہ میں مغرب اور عشا کی نمازیں ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ عشا کے وقت پڑھیں۔

(6) مزدلفہ میں ساری رات گذاریں۔ اور یہاں قیام کے دوران رمی جمار کے لیے کنکریاں جمع کرلیں۔

(7) دسویں ذی الحجہ سورج نکلنے سے قبل منیٰ کے لیے روانہ ہو جائیں۔

(8) منیٰ پہنچ کر رمی جمار یعنی شیطانوں کو کنکریاں ماریں۔ پھر قربانی کریں۔ اور حلق یا قصر کریں یعنی سر کے بال اتاریں یا کم کریں۔

(9) پھر مکہ جائیں۔ طواف کریں۔ اور صفا و مروہ کی سعی کریں۔ یہ "طوافِ زیارت" فرض ہے۔

(10) پھر واپس منیٰ روانہ ہو جائیں۔

(11) گیارہ ذی الحجہ کا تمام دن منیٰ میں قیام کریں۔ اور اس روز رمی جمار بھی ادا کریں۔

(12) بارہ ذی الحجہ کو تیسری اور آخری رمی جمار کریں۔ اور زوال کے بعد مکہ واپس آئیں۔

(13) مکہ پہنچ کر طواف کریں۔ یہ "طوافِ وداع" ہے جو واجب ہے۔ جس پر حج ختم ہوا۔

Siddiqui Publications

❖ حج و عمرہ کے چار طریقے ہیں۔

(1) اِفراد بِالحَج (2) اِفراد بِالعُمرۃ (3) قِرأن (4) تَمَتُّع

- افراد بالحج: حج کے مہینوں میں یا ان سے پہلے کے دنوں میں مقامِ میقات یا اس سے قبل احرام باندھ کر حج کی نیت کرے اور تمام ارکان ادا کرے، تو یہ "افراد بالحج" ہے۔
- افراد بالعمرۃ: حج کے مہینوں میں یا ان سے پہلے کے دنوں میں مقامِ میقات یا اس سے قبل احرام باندھے۔ اور عمرہ کی نیت کرے۔ پھر طواف و سعی کرے۔ اور واپس گھر لوٹ جائے۔ البتہ بعد میں چاہے تو حج بھی ادا کرے، یا اس سال حج نہ کرنا چاہے تو نہ کرے، تو یہ "افراد بالعمرۃ" ہے۔
- قرأن: حج اور عمرہ کو ایک ہی احرام میں جمع کرے۔ اور حج و عمرہ دونوں کی نیت کرے۔ پہلے عمرہ ادا کرے اور بعد میں حج کے ارکان پورے کرے، تو یہ "قرأن" ہے۔
- تمتع: حج کے مہینوں میں یا ان سے پہلے کے دنوں میں مقامِ میقات یا اس سے قبل عمرہ کا احرام باندھے اور عمرہ کی نیت کرے۔ اور پھر عمرہ ادا کرے۔ اور گھر واپس لوٹے بغیر حج کی نیت سے دوسری بار احرام باندھے۔ اور اسی سال حج بھی ادا کرے، تو یہ "تمتع" ہے۔

یاد رہے کہ اہلِ مکہ کے لیے افراد بالحج (صرف حج) یا افراد بالعمرۃ (صرف عمرۃ) ہی ہیں۔ ان کے لیے قرأن اور تمتع نہیں ہیں۔

❖ مقامِ میقات پانچ ہیں۔

(1) اہلِ مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ (2) اہلِ عراق کے لیے ذاتِ عِرق (3) اہلِ شام کے لیے حُجفہ
(4) اہلِ نجد کے لیے قَرن (5) اہلِ یمن اور ہند و پاکستان کے لیے یلملم

نوٹ: اہل مکہ کے لیے خصوصی میقات، تنعیم ہے۔

جس طرح نماز دربارِ الٰہی کا مظاہرہ ہے اسی طرح حج بھی عاشقِ صادق کا مظاہرہ ہے۔ گھر دار سے چھوٹا ہوا، وطن سے منہ موڑا ہوا، کفن پہنا ہوا، عشق و محبت کے نعرے مارتا ہوا، سر کے بال بڑھے ہوئے۔ کبھی خانہ کعبہ کے صدقے ہوتا ہے تو کبھی آستان بوسی کرتا ہے، کبھی سنگ بوسی کرتا ہے۔ کبھی اِس پہاڑی سے دوڑتا ہوا اُس پہاڑی کو پہنچتا ہے۔ محبوب کا نام لے کر چیختا ہے، چلاتا ہے۔ پتھر پھینکتا ہے۔ سر مُنڈا لیتا ہے۔ آخر میں جان قربان کرنے کو تیار ہو جاتا ہے۔ لیکن محبوب، بڑا قدر دان ہے۔ جان بخشی فرما دیتا ہے۔ اور فدیہ میں جان کی قربانی قبول کر لیتا ہے۔

- حج میں توحید کی بھی تعلیم ہے، کہ تمام جہاں کا خدا ایک ہے۔ اس کے سوا کسی کو اپنا معبود نہ سمجھنا چاہیے۔
- حج میں مساوات کی بھی تعلیم ہے، کہ تمام ممالک کے لوگ ایک ہی رنگ میں، ایک ہی لباس میں ہوتے ہیں۔ امیر، غریب سب کے لیے دو چادریں ہیں۔ جو کام ایک ملک والے کرتے ہیں وہی دوسرے ملک والے بھی کرتے ہیں۔
- حج میں سفر کی سختیاں اٹھانے کی بھی عادت ہوتی ہے۔ اور کچھ نہ کچھ رقم جمع کرنے کی عادت بھی ہوتی ہے۔
- حج میں تمام روئے زمین کے مسلمانوں سے ملنا ہوتا ہے۔ اور ان سے خیالات کا تبادلہ کرنے کا موقع بھی ملتا ہے۔ دوسروں کے حالات سے سبق ملتا ہے۔ اور اپنی ترقی کے لیے راستہ کھلتا ہے۔
- اسلام تجارت سے نہیں روکتا۔ لہٰذا حج میں وَابْتَغُوا مِن فَضْلِ اللَّـهِ یعنی اور اللہ کے فضل کو طلب کرو روزی کی تلاش کرو، کماؤ کھاو، (سورۃ الجمعہ: آیت 10) سے بھی فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

صاحبو! اُن مسلمانوں پر افسوس کرو کہ جن کے پاس لندن، پیرس اور امریکہ جانے کے لیے روپیہ پیسہ ہے، بدن میں قوت ہے، صحت ہے، مگر انھیں جدہ سے، جو ان کے راستے ہی میں پڑتا ہے مکہ شریف جانے کی توفیق نہیں۔ ان کی قسمت میں حج جیسی نعمت نہیں۔ ایسے لوگوں کے لیے اللہ فرماتا ہے مَّنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا ، جو عمل صالح کرے گا اس کا فائدہ اسی کو اور جو بُرا کرے گا اس کا وبال اسی پر، (سورۃ فصلت: آیت 46)۔۔۔ سچ تو یہ ہے کہ حج سے نماز آسان ہے۔ وہ جب نماز ہی نہیں پڑھتے تو حج کیا کریں گے۔۔۔!

اللہ اکبر! اللہ اکبر!

{حوالہ تفسیر صدیقی - پارہ 1 صفحہ 177 تا 180 پارہ 2 صفحہ 56 تا 66 پارہ 4 صفحہ 5 تا 7 پارہ 13 صفحہ 114 اور پارہ 28 صفحہ 58}